قربانی کے فضائل ومسائل

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عملِ صالح اللہ تعالی کے یہاں ان (ذی الحجہ کے) دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔ "صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا پر رسول اللہ ! کیا جہاد بھی (ان ایام کے عمل) کے برابر نہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "(ہاں) جہاد بھی ان (دنوں کے کیے ہوئے عمل) کے برابر نہیں۔ مگر وہ شخص جو جان ومال لے کر جہاد کے لیے نکلے پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ لائے" (نہ جان نہ مال دونوں قربان کردے، یعنی شہید ہو جائے)۔ (بخاری شریف)

عشرۃ ذی الحجہ میں ذکر اللہ کی کثرت کیجئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک عشرہ ذالحجہ سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں اور نہ ان دنوں کے عمل سے اور کسی دن کا عمل زیادہ محبوب ہے۔ لہذا تم ان دنوں میں تسبیح و تہلیل اور تعمیر و تحمید کثرت سے کیا کرو۔ (طبرانی) تسبیح سے سُبحان اللہ کہنا، تہلیل سے لا الہ الا اللہ کہنا، تکبیر سے اللہ اکبر کہنا اور تحمید سے الحمد للہ کہنا مراد ہے۔ حدیث میں ہے رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کرلیا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے (کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے؟) آپ ﷺ نے فرمایا ہر شخص طاقت رکھتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اس کی کیا صورت ہے ؟ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ لا لہ الا اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ الحمد للہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ اللہ اکبر کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ (کذا فی مجمع الزوالد) ایک دوسری حدیث میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا، سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کا ثواب ایسا ہے جیسے تم نے سو عربی غلام آزاد کیے اور الحمد للہ سو مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کا ثواب ایسا ہے جیسے تم نے سو گھوڑے مع سامان وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دے دیئے اور اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھا کرو، یہ ایسا ہے جیسے تم نے سو اونٹ قربانی میں ذبح کیے اور وہ قبول ہو گئے اور لا الہ الا اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب تو تمام آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔

عشرہ ذی الحجہ میں دن کو روزہ اور شب میں عبادت کی فضیلت

حضرت ابو ہریر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عبادت اللہ تعالی کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ (کیونکہ) عشر ذی الحجہ میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی عبادت شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہے۔

عشرہ ذی الحجہ میں بال اور ناخن

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا: "جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ (مسلم شریف)

نویں تاریخ کا روزہ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا محبوب رب العالمین ﷺ نے بقر عید کی نویں تاریخ کے روزے کے بارے میں، کہ میں اللہ پاک سے پختہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ فرما دیں گے۔ (مسلم شریف)

شبِ بقر عید کی فضیلت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اُس دن نہ مریگا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ بحوالہ الترغیب)

پانچ مبارک راتیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (ذکر و عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ کی رات بقر عید کی رات، عید الفطر کی رات اور پندرہویں شعبان کی رات۔ (کذا فی الترغیب)

تکبیر تشریق کسی کہتے ہیں؟

تکبیر تشریق

اللہ اکبر اللہ اکبرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَكْبَرُ اللّٰہُ أَكْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمد

کو کہتے ہیں۔

تکبیر تشریق کب سے کب تک پڑھیں

عرفہ کادن یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے ذی الحجہ کی تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق ایک مرتبہ کہناواجب ہے۔ البتہ عورتیں یہ تکبیر آہستہ آواز سے کہیں تاہم حساب سے یہ کل تیئیس ۲۳ نمازیں ہوتی ہیں جن کے بعد تکبیر تشریق کہناواجب ہے اور ان پانچ دنوں کو جن میں یہ تکبیریں کی جاتی ہیں ایامِ تشریق کہتے ہیں۔

تکبیر تشریق کتنی بار کہیں

تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ کہنے کا حکم ہے اور صحیح قول کے مطابق ایک سے زیادہ مرتبہ کہنا خلاف سنت ہے۔(شامی و فتاویٰ دار العلوم مدلل)

بقر عید کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کا حکم

بقر عید کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنے نہ کہنے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک کہہ لیناواجب ہے۔

قربانی کرنے کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بقر عید کی دس تاریخ کو کوئی نیک عمل اللہ تعالی کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا(اور یہ چیزیں ثواب عظیم ملنے کا ذریعہ بنیں گی) نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کرلیتا ہے لہذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔(ترمذی شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بقر عید کے دن فرمایا کہ آج کے دن کوئی شخص قربانی سے بہتر عمل نہیں کر سکتا۔ اِلا یہ کہ صلہ رحمی کرے (یادر ہے کہ صلہ رحمی نفلی قربانی کا بدل تو ہو سکتی ہے واجب قربانی کا نہیں)۔ (طبرانی)

قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمام گناہوں کی بخشش

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! جاو اپنی قربانی پر حاضری دو، کیونکہ اس کے خون سے جونہی پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے نیز وہ جانور (قیامت کے دن) اپنے خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور پھر اسے ستّر گناہ (بھاری کرکے) تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے (یہ عظیم الشان فضیلت سن کر بے ساختہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا یہ (فضیلت عظیمہ صرف) آل محمد ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ (واقعی) اس کار خیر کے زیادہ مستحق ہیں یا آل محمد ﷺ اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ عظیم الشان فضیلت) آل محمد ﷺ کے لیے تو بطور خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے (یعنی ہر مسلمان کو بھی قربانی کرنے کے بعد یہ فضیلت حاصل ہو گی)۔ (الترغیب والتر بیب)

بقر عید کے دن قربانی پر پیسہ خرچ کرنا افضل ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے اشاد فرمایا: عید کے دن قربانی کا جانور خریدنے کے لیے پیسے خرچ کرنا اللہ تعالی کے یہاں اور چیزوں میں خرچ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (طبرانی)

واجب قربانی نہ کرے وہ عید گاہ میں بھی نہ آئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ محسن عالم ﷺ نے رشاد فرمایا جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت ہو پر بھی قربانی نہ کرے تو (ایسا آدمی) ہماری عید گاہ میں حاضر نہ ہو۔ (الترغیب والتریب)

قربانی کس پر واجب ہے

جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو یا جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہو یا اتنی قیمت کا مالِ تجارت ہو یا فاضل (ضرورت سے زائد) سامان پڑا ہو اس پر قربانی اور صدقہ فطر واجب ہو جاتے ہیں۔ یہ کہنا صحیح نہیں کہ جس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس پر قربانی واجب نہیں، کیونکہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن پر زکوٰۃ فرض نہیں اس لیے کہ ان کے پاس سونا چاندی یا مال تجارت یا نقدی نصاب کے بقدر نہیں ہوتی۔ لیکن بہت سا فاضل سامان پڑا ہوتا ہے (جیسے استعمال کیا ہوا ضرورت سے زیادہ فرنیچر وغیرہ) اگر یہ فاضل سامان ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پائی جائے تو قربانی واجب ہو جاتی ہے۔

بعض جگہ دیکھا جاتا ہے کہ باپ بھی کماتا ہے اس کے چار پانچ لڑکے ہیں وہ بھی اپنا الگ الگ کماتے ہیں ماں اور سب دلہنوں کی ملکیت میں سونے چاندی کا زیور بھی ہوتا ہے لیکن بقرہ عید کو قربانی صرف ایک ہوتی ہے اور جملہ اہل خانہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سب کی طرف سے یہ واجب ادا ہو گیا۔ یہ سخت ناسمجھی اور مغالطے کی بات ہے یاد رکھیں قربانی واجب ہونے کے لیے گھر کے ہر فرد کی علیحدہ علیحدہ ملکیت دیکھی جائے گی اور جس کی ملکیت میں کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہو یا مختلف سونے چاندی کا زیور ہو، مگر مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے مساوی ہو یا اس قدر چاندی کی قیمت کا مال تجارت یا اتنی مالیت کا فاضل سامان پڑا ہوا ہو تو اس پر بقر عید کے دن قربانی واجب ہو گی، چنانچہ اگر اتنا زیور یا روپیہ یا فالتو سازو سامان ماں، باپ، تمام لڑکوں اور ان کی بیویوں کی ملکیت میں ہو تو ان سب پر ایک ایک قربانی واجب ہو گی اور اگر سب کی ملکیت میں اتنا مال نہ ہو تو جس جس کی ملکیت میں ہو گا اس پر قربانی واجب ہو گی اور یہ بھی یاد رکھیں کہ قربانی فرض ہونے کے لیے مذکورہ بالا مقدار چاندی کی قیمت یا اسکے بقدر مال تجارت کے ملکیت میں ہونے پر سال گزرنا بھی ضروری نہیں ہے مثلاً اگر کسی کے پاس بقر عید کی نویں تاریخ کو عصر کے وقت اتنا روپیہ پیسہ یا مالِ تجارت آیا جس کے ہونے سے قربانی واجب ہوتی ہے اور دس تاریخ میں بھی اس کے پاس موجود رہا تو اس پر بھی کل قربانی واجب ہو جائے گی۔ البتہ نابالغ کی طرف سے کسی حال میں قربانی لازم نہیں۔ عورتوں کے پاس عموماً اتنا زیور ہوتا ہے جس قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسی خواتین کو اپنی قربانی کر لینی چاہیے۔

قربانی کے جانور

قربانی کے جانور شرعاً مقرر ہیں، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، بھیڑا، دمبہ، دمبی کی قربانی ہو سکتی ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمریں

گائے، بیل، بھینس، بھینسا کی عمر کم سے کم دو سال اور اونٹ، اونٹنی کی عمر کم در کم پانچ سال اور باقی جانوروں کی عمر کم از کم ایک سال ہونا ضروری ہے۔ ہاں اگر بھیڑ یا، دمبہ سال بھر سے کم کا ہو لیکن موٹا تازہ اتنا ہو کہ سال بھر والے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہو تو اس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ چھ مہینے سے کم کا نہ ہو۔

مسئلہ: اگر جانور کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتلاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا صحیح ہے۔

کیسی جانور کی قربانی درست ہے

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لیے بہت عمدہ صحیح سالم عیبوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے آنکھ کان خوب اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا پچھلا حصہ یا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو اور نہ ایسے جانور کی قربانی کریں جس کا کان چیرا ہوا ہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔ (رواہ الترمذی) اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے پوچھا گیا کہ قربانی میں کیسے جانوروں سے پرہیز کیا جائے، آپ ﷺ نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ (خصوصیت کے ساتھ) چار طرح کے جانوروں سے پرہیز کرو۔

(1) وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

(۲) وہ کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو۔

(۳) ایسا بیمار جانور جس کا مرض ظاہر ہو۔

(۴) ایسا دبلا، مریل جانور جس کی ہڈیوں میں مینگ یعنی گودا نہ رہا ہو۔ (ترمذی)

حضرات فقہاء کرام نے ان احادیث کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ جو جانور بالکل اندھا ہو یا بالکل کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو یا ایک کان کا تہائی حصہ یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو یا دُم کٹ گئی ہو یا اس کا ایک تہائی

سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو یا اتنا دبلا جانور ہو کہ اس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی جائز نہیں اگر جانور دبلا ہو مگر اتنا زیادہ دبلا نہ ہو تو اس کی قربانی ہو جائے گی۔ (عالمگیری) لیکن وہ ثواب کہاں ملے گا جو موٹے جانور کی قربانی میں ملتا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لیے گری پڑی حیثیت کا جانور اختیار کرنا ناسمجھی بھی ہے اور ناشکری بھی۔

مسئلہ: جو جانور تین پاؤں پر چلتا ہے اور چوتھا پاؤں رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے کچھ سہارا نہیں لیتا تو اس کی قربانی درست نہیں، اگر چاروں پاؤں چلتا ہے لیکن ٹانگ میں کچھ لنگ ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (شامی)

مسئلہ: جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جو باقی ہے وہ تعداد میں گر جانے والے دانتوں سے زیادہ ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ (در مختار)

مسئلہ: خصی جانور کی قربانی نہ صرف یہ کہ درست ہے بلکہ افضل ہے۔

مسئلہ: اگر مادہ جانور کی قربانی کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکل آیا تب بھی قربانی ہو گئی اگر وہ بچہ زندہ ہے تو اس کو بھی ذبح کر دیں۔

مسئلہ: کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی، تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دیں اور اگر بکری خرید لی تھی تو بعینہ وہی بکری خیرات کر دیں۔

قربانی کا وقت

بقر عید کی دسویں ہر تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کریں، لیکن قربانی کا سب سے افضل دن بقر عید کا دن ہے پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بقر عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں جب نماز عید پڑھ چکیں تب قربانی کریں، البتہ اگر کوئی دیہات میں یا گاؤں میں رہتا ہو، جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، وہاں فجر کی نماز کے بعد کر قربانی کر دینا درست ہے۔ (عالمگیری)

قربانی کا طریقہ

قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں، البتہ ذبح کرنے کے وقت بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہنا ضروری ہے۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائیں اور یہ دعا پڑھیں:

اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ٭ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُكِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ٭

پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر جانور کو تیز چھری سے ذبح کریں، اور ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُم تَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ كَمَا تَقَبَّلۡتَ مِنۡ حَبِیۡبِكَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیۡلِكَ اِبۡرَاهِیۡمَ عَلَیۡهِمَا السَّلَامُ

ذبح کرنے سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلیں، ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں ذبح کرنے میں جانور کی گردن نہ توڑیں، اور جلدی ٹھنڈا کرنے کے لیے اس کا حرام مغز نہ کاٹیں، کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کریں جب تک جانور پوری طرح ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ (بدائع وغیرہ)

آداب قربانی

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کر سکتا ہے مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

قربانی کے گوشت کے احکام

قربانی کرنے والے کو اپنی قربانی کے گوشت کے متعلق اختیار ہے چاہے سارا گوشت اپنے گھر رکھ لے یا سارا گوشت خیرات کردے یا سارا دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کردے۔ (بدائع) افضل یہ ہے کہ سارے گوشت کے تین حصے کرلے۔ ایک حصہ خود رکھ

لے اور ایک تہائی حصہ اپنے رشتہ داروں کو ہدیہ پہنچادے اور ایک تہائی حصہ فقیروں اور محتاجوں کو دیدے، خیرات کرنے میں ایک تہائی سے کم نہ کریں تو بہت اچھا ہے۔(مختار)

مسئلہ: قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔اس طرح قصائی کو ذبح کرنے کی اجرت میں گوشت دینا بھی جائز نہیں۔اجرت علیحدہ سے دینی چاہیے۔(احکام عید الاضحیٰ و قربانی)

مسئلہ: قربانی کا گوشت غیر مسلم جیسے عیسائی، یہودی، مجوسی اور ہندو وغیرہ کو دینا جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: قربانی کی کھال یا تو یونہی خیرات کر دیں اور یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دیں۔وہ قیمت ایسے لوگوں کو دیں جن کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔(ماخوذ از قربانی کے فضائل و مسائل)